رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

جلد ۶ | ۳۱ اگست ۱۹۱۸ء | شنبہ | ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ | نمبر ۱۸

مدینۃ المسیح

۲۷۔ تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت قادیان کو ایک انتظام کے ماتحت ملکر کام کرنے کی نہایت پر زور الفاظ میں تلقین فرمائی۔

۲۲۔ اگست صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کے ہاں خدا کے فضل سے تیسرا لڑکا پیدا ہوا۔ اس خوشی میں دو دن سکول میں تعطیل رہی۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے اور خاندان مسیح موعود کیلئے بابرکت بنائے۔

مقامی تبلیغ کے لئے مسجد اقصیٰ کے قریب چوک میں ہفتہ میں دو بار رات کے وقت لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کا صداقت مسیح موعود پر بہت عمدہ لیکچر ہوا۔ اس ہفتہ میں ایکدن اچھی بارش ہوگئی۔

شرائطِ بیعت سلسلہ احمدیہ

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کریگا کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں کر بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ

کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی و خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

اخبار احمدیہ

جماعت حیدرآباد کا ترقی اسلام کیلئے چندہ

جناب سید بشارت احمد صاحب منصب دار سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ ۳ ۔ اگست کو ایک اپیل برائے انتظام فرضہ ترقی اسلام مبلغ ایک ہزار روپیہ کی منجانب جناب سکرٹری صاحب انجمن ترقی اسلام انجمن حیدرآباد دکن کو موصول ہوئی ۔ ۹ ۔ اگست روز جمعہ بعد نماز حاضر الوقت احباب میں تحریک کی گئی اور اضلاع کی ماتحت جماعتوں کو تحریری طور پر اطلاع دی گئی بحمد اللہ کہ ۱۹ اگست تک ۲۱۱ روپیہ چندہ موصول ہوا ۔ جو بحضور خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ ارسال کر دیا گیا ۔ لہذا ذیل میں ان مخلص احباب کرام کے اسمار درج کرتا ہوں جن کے چندہ کی تعداد سو روپیہ سے زیادہ ہے ۔

۱ ۔ اخویم مکرم عالیجناب سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب ما لعہ

۲ ۔ اخویم مکرم عالیجناب سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی یادگیر ما لعہ

۳ ۔ اخویم مکرم عالیجناب مولوی غلام اکبر خان صاحب مار

۴ ۔ اخویم مکرم عالیجناب سیٹھ محمد غوث صاحب مار

بقیہ مبلغ لعہ روپیہ جملہ احباب کی جانب سے ہیں ۔ یہ رقم بطور نذر و امداد کے ارسال کی گئی ہے بطور قرض نہیں ہے ۔

اللہ تعالیٰ ان احباب کے اموال میں برکت دے ۔ جو دین کی خدمت کے لئے اپنے اموال کو قربان کرتے ہیں ۔

سرکاری امداد

جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور اس وقت تک کئی اشتہارات سرکار کی امداد کے لئے مختلف عنوانوں کے شائع کر چکے ہیں ۔ اب آپ نے ایک نیا رسالہ تالیف کیا ہے ۔ احباب اس کو اپنے اپنے علاقہ میں تقسیم کرنے کے لئے بشرح ذیل حکیم صاحب موصوف سے منگوا کر تقسیم کر سکتے ہیں ۔

ایک سو کاپی لعہ محصول

پچاس کاپی ۔ لعہ } بغیر محصول ڈاک

پچیس کاپی عمر }

دھوری میں تبلیغ

جناب منشی عبد اللہ صاحب مختار عدالت دھوری ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں ۔ کہ ۲۳ ۔ اگست کو مولوی عبد الصمد صاحب مبلغ بسلسلہ دورہ شام تشریف لائے اور شام کے وقت آپ نے سر راستہ منڈی دھوری میں اجازت و موجودگی جناب تحصیلدار صاحب مجمع کثیر میں لیکچر دیا ۔ بعد ازیں پنجابی نظم فوجی بھرتی کی تائید میں سنائی ۔

کیماڑی (کراچی) میں جماعت احمدیہ

برادر بابو فرزند علی صاحب احمدی کیماڑی (کراچی) سے لکھتے ہیں ۔ کہ میں یہاں ایک مدت سے اکیلا تھا ۔ اور دعائیں کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ میرے لئے ساتھی بنا دے ۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷ اشخاص احمدی ہیں ۔ اور یکم اگست سے انجمن احمدیہ قائم کی گئی ہے ۔ جس کے ممبر اپنی طاقت سے بڑھ کر ماہوار چندہ میں احباب اگر ہر جگہ کوشش کریں ۔

اور خدا سے توفیق طلب کریں ۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو کہیں بھی اکیلا نہیں رکھیگا ۔ اگر جنگلوں کھلوں میں بھی ہونگے ۔ تو بھی ان کے ساتھی احمدی پیدا کریگا البتہ مسلسل کوشش اور بہت دعاوں کی ضرورت ہے ۔

ولادت

برادرم مہر محمد خاں صاحب ایرکوٹلوی نائب ایڈیٹر الفضل کے ہاں ۱۵ ۔ اگست کو بچہ پیدا ہوا خدا تعالیٰ مبارک کرے احباب مولود مسعود کی درازی عمر اور دین کا خادم ہونے کے لئے دعا فرماویں ۔

ایک احمدی کے عہدہ میں ترقی

امید ہے یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ جناب سید قاضی غلام حسین صاحب فارم اور سیر گورنمنٹ کیٹل فارم حصار کپتان مارس صاحب کی جگہ قائم مقام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں ۔

اطلاع

برادر الیاس الدین صاحب بھلولپور چک نمبر ۹ ضلع لائلپور سے لکھتے ہیں ۔ کہ ایک شخص جس کا نام عبد اللہ ہے ایک جعلی تحریر لئے پھرتا ہے ۔ اور ضلع لائلپور کے دیہات سے چندہ اکٹھا کر رہا ہے عمر قریباً ۳۰ سال قد درمیانہ رنگ سانولا جسم چھریلا اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے ۔ چک نمبر ۳۰ رتیال کا رہنے والا ہے ۔ کوئی صاحب اسے کسی قسم کا چندہ نہ دیں ۔

اخبار بدر کے فائلوں کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذاتی لائبریری کے لئے اخبار بدر کے ابتداء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک کے فائلوں کی بہت ہی سخت ضرورت ہے ۔ جن احباب کے پاس مکمل فائل ہوں اور قیمتاً یا معاوضہ یا کسی اور طریق پر عطا کر سکتے ہوں وہ بہت جلد اطلاع دیں ۔

خاکسار عطا محمد لائبریرین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

ضروری اطلاع

اخبار الفضل کے حساب کتاب اور پرچہ کے جاری یا بند کرنے یا پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت بنام منیجر الفضل ہونی چاہئے ۔ اگر کوئی اور نام

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۳۱- اگست ۱۹۱۸ء

پنڈت لیکھرام کا واقعہ قتل

"آریہ گزٹ" کی دل آزاری

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

(۱)

اخبار "آریہ گزٹ" لاہور نے "دریشین" کی نہایت کمزور اور بودی آڑ لیکر حضرت مرزا صاحب کی شان میں جنہیں ہم خدا کا برگزیدہ اور نبی مانتے ہیں جہاں کئی ایک سخت اور ناپسندیدہ الفاظ لکھے ہیں وہاں آپ پر ایک نہایت خطرناک الزام بھی لگایا ہے۔ جس سے ہمیں ناقابل بیان صدمہ ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب کو پنڈت لیکھرام کے قتل کی سازش کرنے والا قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

سلسلہ سازش سے جس کی آخر پنڈت مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

یہ شعر محض ہماری دل آزاری کے لئے حضرت مرزا صاحب کے مندرجہ ذیل شعر کو بگاڑ کر بنایا گیا ہے۔ ؎

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

"آریہ گزٹ" نے اس سچے اور واقعات صحیحہ پر مبنی شعر کے مقابلہ میں بیہودہ اور غلط تک بندی کرکے حضرت مرزا صاحب کی ذات پر ایک نہایت خطرناک الزام لگایا ہے۔ بلکہ گورنمنٹ عالیہ کی بھی سخت ہتک کی ہے۔ اور نیز ہمارے حکام کے خلاف آریہ سماجیوں میں سخت بدظنی پھیلائی ہے۔ کیونکہ لیکھرام کے قتل کے حالات معلوم کرنے۔ اور اس کے قاتل کو گرفتار کرنے میں حکام نے کوشش اور سعی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ لیکن باوجود اس کے چونکہ انھیں کسی ایسی سازش کا نام ونشان تک نہیں مل سکا جو حضرت مرزا صاحب نے لیکھرام کے قتل کے لئے کی ہو۔ اس لئے انھوں نے حضرت مرزا صاحب کو اس الزام سے بالکل بری قرار دیا۔ اور آپ کے دامن تقدس کو اس سے بالکل پاک ٹھہرایا ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں "آریہ گزٹ" بڑی جرأت اور دلیری سے لکھتا ہے

سازش سے جس کی آخر پنڈت مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام حضرت مرزا صاحب کی سازش سے قتل ہوا تھا۔ اس کے متعلق ہم پوچھتے ہیں۔ کیا آریہ گزٹ کے ان الفاظ کو پڑھ کر ہر ایک آریہ یہ نہ خیال کرے گا۔ کہ گورنمنٹ نے پنڈت لیکھرام کے قتل کی سازش کرنے والے مرزا صاحب کو جان بوجھ کر گرفتار نہیں کیا اور بات کو یونہی رفع دفع کر دیا ہے۔ اور یہ غلط ہے۔ کہ گورنمنٹ کے پاس سازش کرنے والے کے متعلق کوئی ثبوت نہ تھا۔ ضرور کریگا۔ کیونکہ آریہ گزٹ اسے بڑے زور سے یہ کہتا ہے۔ پس اس خیال کا آریوں کے دلوں میں ڈالنا جس قدر گورنمنٹ کے خلاف جذبات کو ابھارنا اور اس سے نفرت دلانا ہے۔ وہ کوئی معمولی سی بات نہیں ہے۔ بلکہ بڑے خطرناک فتنہ اور فساد کی بنیاد رکھنا ہے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو پنڈت لیکھرام کے قتل کرنے کی سازش کرنے والے کا علم ہو اور اسے گرفتار نہ کرے۔ پھر کیا یہ ممکن ہے۔ کہ گورنمنٹ پنڈت لیکھرام کے قتل کرنے والے کو جانتی ہو اور اسے نہ پکڑے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ایک ایسے شخص کو اس کے قتل کی سازش کرنے والا قرار دینا جو گورنمنٹ کی تحقیقات کی رو سے بالکل بری ثابت ہو چکا ہو گورنمنٹ پر بیجا طرفداری کا نہایت سنگین الزام لگانا نہیں تو اور کیا ہے۔ اور ایسے قتل کی سازش کرنے والوں کی حامی اور ظالموں کی مددگار قرار دینا نہیں تو اور کیا ہے۔

معلوم نہیں آریہ گزٹ نے گورنمنٹ پر اتنا بڑا الزام کس بنا پر لگایا ہے۔ اور اس کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام حضرت مرزا صاحب کی سازش سے قتل ہوا ہے۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ ایڈیٹر آریہ گزٹ سے اس کا ثبوت طلب کرے اور اسے اس الزام کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے مجبور کرے۔ اور اگر کوئی ثبوت نہ پیش کر سکے۔ تو اس سے قانونی سلوک کیا جائے۔ تاکہ جہاں اس الزام کی تردید ہو جائے۔ جو اس نے گورنمنٹ پر لگایا ہے وہاں حضرت مرزا صاحب کی شان میں بیہودہ سرائی کرکے جماعت احمدیہ کی دل آزاری کرنے کا خمیازہ بھی بھگت لے۔

چونکہ آریہ گزٹ نے محض ہماری دل آزاری کے لئے اپنی تک بندی میں اصل اور صحیح واقعات سے آنکھیں بند کرکے حضرت مرزا صاحب پر نہایت ناجائز الزام لگایا ہے۔ اور اس بات کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی کہ جب گورنمنٹ اس معاملہ میں حضرت مرزا صاحب کو بالکل بری اور بے قصور قرار دے چکی ہو تو ان پر الزام لگانا گورنمنٹ کے عدل وانصاف پر حملہ کرنا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ لیکھرام کے قتل اور اس کے متعلقہ واقعات کو مختصر طور پر بیان کر دیں۔ تاکہ اگر کسی ناواقف شخص نے آریہ گزٹ کی غلط بیانی سے دھوکہ کھا کر یہ سمجھا ہو کہ پنڈت لیکھرام مرزا صاحب کی سازش سے قتل ہوا تھا۔ اور گورنمنٹ نے جان بوجھ کر سازش کرنے والے کو گرفتار نہیں کیا۔ تو اس کی اس غلط فہمی کی اصلاح ہو جائے۔

بات یہ ہے۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب نے ایک کتاب "سرمہ چشم آریہ" آریوں کے متعلق لکھی۔ تو اس کے خاتمہ پر بعض آریہ صاحبان کو مباہلہ کیلئے بلایا۔ چنانچہ آپ نے لکھا۔ کہ جو تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ صحیح نہیں ہے۔ اور جو تکذیب قرآنی تعلیم

کی آریہ صاحبان کرتے ہیں۔ اس کی تکذیب میں وہ کاذب ہیں۔ اگر ان کو دعویٰ ہے۔ کہ وہ تعلیم جو وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے سچی ہے۔ اور نعوذ باللہ قرآن شریف منجانب اللہ نہیں تو وہ مجھ سے مباہلہ کریں۔ اس کے ساتھ یہ بھی لکھا گیا کہ سب سے پہلے مباہلہ کے لئے لالہ مرلیدھر مخاطب ہیں جن سے بمقام ہوشیارپور بحث ہوئی تھی۔ پھر بعد اس کے ہمارے مخاطب لالہ جیونداس سکرٹری آریہ سماج لاہور ہیں۔ اور پھر کوئی اور دوسرے صاحب آریوں میں سے۔ جو معزز اور ذی علم تسلیم کئے گئے ہوں۔ مخاطب کئے جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا جن آریوں کو حضرت مرزا صاحب نے نام بنام میدان مباہلہ میں طلب کیا تھا۔ وہ نہ نکلے۔ گو پنڈت لیکھرام صاحب کہ ان کی موت ان کے سر پر منڈلا رہی .... اور انھیں کھینچ کئے ہوئے تھی میدان میں آکودے۔ اور اپنی کتاب خبط احمدیہ میں جو ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی مباہلہ کا ایک مضمون اپنی طرف سے شائع کردیا۔ جسے شروع کرنے سے پہلے بطور تمہید کے یہ عبارت لکھی کہ

"چونکہ ہمارے مکرم معظم ماسٹر مرلیدھر صاحب و منشی جیونداس صاحب بسبب کثرت کام سرکاری کے عدیم الفرصت ہیں بنابر تعمیل اپنے اوستاد اور ان کے ارشاد کے اس خدمت کو بھی نیازمند نے اپنے ذمہ لیا۔ پس کسی دانا کے مقولہ پر کہ "دروغ گو را تا بدروازہ باید رسانید" عمل کرکے مرزا صاحب کی اس آخری التماس کو بھی منظور کرتا ہوں اور مباہلہ کو یہاں طبع کرا کر مشہور۔"
(خبط احمدیہ صفحہ ۳۴۴)

اس عبارت کے آگے مضمون مباہلہ درج کیا جو ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے۔ کہ

"اے پرمیشور ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر۔"

سرمہ چشم آریہ کے بعد حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک اشتہار میں جو ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع ہوا۔ منشی اندرمن مراد آبادی اور پنڈت لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی۔ کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو ان کی قضا و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہوگیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ حضرت مرزا صاحب کی طرف روانہ کیا جس میں لکھا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کردو میری طرف سے اجازت ہے۔

جب پنڈت لیکھرام کی طرف سے اپنی موت کی پیشگوئی سننے پر اس قدر آمادگی اور خواہش پائی گئی۔ تو حضرت مرزا صاحب نے اس کی نسبت توجہ کی اور اللہ جل شانہٗ کی طرف سے اس کے متعلق یہ الہام ہوا کہ

"عجل جسد له خوار له نصب و عذاب"

یعنی یہ صرف ایک بیجان گوسالہ ہے۔ جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بد زبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو ضرور اس کو مل رہیگا۔

مذکورہ بالا الہام کے شائع ہونے کے بعد ۲۰۔ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ کو حضرت مرزا صاحب نے پنڈت لیکھرام کے متعلق اس الہام کے پورا ہونے کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی۔ تو خداوند کریم نے آپ پر جو کچھ ظاہر کیا تھا وہ آپ نے بذریعہ اشتہار شائع کردیا۔ جس کے اصل الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا۔"

اس کے ساتھ ہی آپ نے لکھا کہ

"سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص (لیکھرام) پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا۔ تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے میں تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔ واضح رہے۔ کہ اس شخص (لیکھرام) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں جن کے تصور سے بھی بدن کانپتا ہے۔ اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں۔ کون مسلمان ہے۔ جو ان کتابوں کو سنے اور اس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ باایں ہمہ شوخی و خیرگی یہ شخص نہایت جاہل ہے۔ عربی سے ذرا مس نہیں۔ بلکہ دقیق اردو لکھنے کا بھی مادہ نہیں۔ اور یہ پیشگوئی اتفاقی نہیں۔ بلکہ اس عاجز نے خاص اسی مطلب کے لئے دعا کی۔ جس کا جواب یہ ملا۔ اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے۔ کاش وہ حقیقت کو سمجھتے اور ان کے دل نرم ہوتے۔ اب میں اسی خدا عزوجل کے نام پر ختم کرتا ہوں۔ جس کے نام سے شروع کیا تھا۔ والحمد للہ والصلوٰة والسلام علیٰ رسولہ محمد المصطفیٰ افضل الرسل وخیر الوریٰ سیدنا وسید کل ما فی الارض والسماء۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان
۲۰ فروری ۱۸۹۳ء"

اس اشتہار کے حاشیہ پر حضرت مرزا صاحب

نے یہ الفاظ بھی تحریر فرمائے۔ کہ:۔

"اب آریوں کو چاہیئے کہ سب ملکر دعا کریں کہ یہ عذاب ان کے اس دکیل سے ٹل جائے"

اس کے بعد متفرق اوقات میں حضرت مسیح موعود کی طرف سے اس پیشگوئی کے متعلق تفصیلات شائع ہوتی رہیں۔ چنانچہ آپ نے ۲۔ اپریل ۱۸۹۳ء کو پنڈت لیکھرام کے متعلق جو اشتہار شائع کیا اس میں لکھا کہ:۔

"آج صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں۔ اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرے پر سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے۔ گویا انسان نہیں۔ ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا۔ کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے۔ ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے۔ کہ وہ دوسرا شخص انہیں چند آدمیوں میں سے تھا۔ جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں۔"

پھر پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی کے متعلق آپ نے یہ شعر اپنی کتاب کرامات الصادقین میں جو واقعہ قتل سے قریباً ۴ سال پہلے شائع ہو چکی تھی لکھا ؎

وبشرنی ربی وقال مبشرا
ستعرف یوم العید والعید اقرب

یعنی میرے خدا نے ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کی مجھے خوشخبری دی۔ اور خوشخبری دیکر کہا۔ کہ تو عید کے دن کو پہچانیگا۔ جبکہ نشان ظاہر ہوگا اور عید کا دن نشان کے دن سے بہت قریب اور ساتھ ملا ہوا ہوگا۔"

اب ایک طرف تو حضرت مرزا صاحب پنڈت لیکھرام کے متعلق اپنی پیشگوئی کی روز بروز وضاحت کر رہے تھے۔ اور دوسری طرف پنڈت لیکھرام اپنی دل آزار اور تکلیف دہ روش میں ترقی کرتا چلا جا رہا تھا۔ حتی کہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کا وہ دن آگیا۔ جو اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے مقرر تھا۔ اور اس دن خدا نے قہار کا فرمودہ حرف بحرف پورا ہو گیا۔ جس کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ پرچہ میں کی جائیگی۔

پیشتر اس کے کہ اس مضمون کو ہم ختم کریں ناظرین کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک بار پھر حضرت مرزا صاحب کی مذکورہ بالا تحریروں کو بہ نظر غور و تعمق ملاحظہ فرماویں اور دیکھیں کہ آپ نے کیسے زور اور تحدی کے ساتھ اس پیشگوئی کو شائع کیا۔ اور کس وضاحت کے ساتھ اس کی علامات بتادیں۔ مثلاً اس کے پورے ہونے کی مدت اور دن تک کی تعیین کردی اور موت کی قسم بھی بتادی۔

کیا ویدوں کا ماہر پنڈت بھیج دیا جائیگا

"الفضل" کے کسی گذشتہ پرچہ میں ہم "ایک ویدوں کے ماہر پنڈت کی ضرورت" کے عنوان سے اخبار مسافر آگرہ کی اس تلملاہٹ کا ذکر کر چکے ہیں۔ جو اسے سکرٹری صاحب انجمن ترقی اسلام کے اس اشتہار سے ہوئی۔ جو انہوں نے ویدوں اور تمام علوم متعلقہ ویدوں کے ماہر پنڈت کے لئے "پرکاش" میں دیا تھا۔ مسافر آگرہ نے اس اشتہار کے متعلق لکھا تھا۔ کہ

"مرزائی کسی شاستری کو ملازم رکھ کر اس سے ویدوں کا غلط سلط ترجمہ کرا کر ویدک دھرم کی نسبت دنیا میں غلط فہمی پھیلانا چاہتے ہیں۔"

چونکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ وہ خود اقرار کر چکا تھا۔ کہ

"آریہ سماج میں سمپورن (تمام) ویدوں کا ایک بھی گیاتا (ماہر) موجود نہیں ہے۔" اور جب اس کے خیال میں آریہ سماج میں ویدوں کا جاننے والا کوئی ایک شخص بھی نہیں ہے۔ تو جسے بھی سکرٹری صاحب ترقی اسلام ملازم رکھینگے وہی اس کے نزدیک ویدوں کا غلط سلط ترجمہ کرنے والا ہوگا اس لئے ہم نے اسے یہ لکھنے پر معذور قرار دیتے ہوئے دیگر آریہ صاحبان سے دریافت کیا تھا کہ آیا وہ بھی مسافر آگرہ کی اس بات کے ساتھ اتفاق رکھتے ہیں۔ یا نہیں کہ آریہ سماج میں تمام ویدوں کا ماہر ایک شخص بھی نہیں۔ کیونکہ اگر ان کا بھی یہی خیال ہو۔ تو ہم سکرٹری صاحب "ترقی اسلام" کو مشورہ دیں کہ وہ آریہ سماج میں کسی وید دان کے ماہر کو تلاش کرنے کی بجائے کسی اور حلقہ میں کوشش کریں۔ اور اگر نہیں۔ تو آریہ صاحبان کسی ایسے شخص کو ہمارے ہاں بھجوا دیں۔ جو ویدوں کا پورا پورا ماہر ہو۔ اور ان کا غلط سلط ترجمہ نہ کرتا ہو۔ تاکہ آپ لوگوں کو یہ اطمینان ہو جائے۔ کہ اس سے ویدوں اور شاستروں کے غلط سلط ترجمے کرا کر ویدک دھرم کے متعلق دنیا میں غلط فہمی نہ پھیلائی جائیگی۔

ہماری یہ گذارش مسافر کے سوا آریہ صاحبان سے تھی جن کے نزدیک آریہ سماج میں ویدوں کے ماہر موجود ہوں۔ اور مسافر آگرہ بالکل مخاطب نہ تھا کیونکہ جب وہ اعلان کر چکا تھا۔ کہ ہمارے ہاں کوئی ویدوں کا جاننے والا ہی نہیں ہے۔ تو اس معاملہ میں اسے مخاطب کرنا فضول تھا لیکن تعجب ہے کہ جن آریوں سے ہم نے گذارش کی تھی۔ ان کی طرف سے تو ابھی تک کوئی جواب نہیں موصول ہوا۔ البتہ "مسافر آگرہ" نے اپنے تازہ پرچہ میں ا۔

"الفضل کی درخواست منظور" کی خوشخبری مندرجہ ذیل الفاظ میں سنائی ہے۔

"الفضل ہمارے نوٹ کے جواب کے بعد۔ اب ہم سے درخواست کرتا ہے کہ آپ ہی ہمیں کوئی ایسا پنڈت دیں بھیجدیں۔ جو شاستروں کا صحیح ترجمہ کر سکے۔ ہم الفضل کو جتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم نے اس کی درخواست منظور کر لی ہے۔ اور ایسے ایسا پنڈت دینے کے لئے تیار ہیں کہ جو نہ صرف وید شاستروں کا ہی ترجمہ کر کے اسے دیگا۔ بلکہ جو قرآن و احادیث کا بھی صحیح ترجمہ کر کے مرزائیوں کو توہمات باطلہ سے نجات دلانے کی کوشش کرے گا۔ اب الفضل کو چاہئے کہ وہ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہم سے کرے۔"

ہمیں اپنی درخواست منظور ہونے پر اس قدر خوشی اور فرحت ہوئی ہے۔ کہ ہم مسافر آگرہ سے اتنا بھی نہیں پوچھنا چاہتے۔ کہ جب اسی سال کے مارچ مہینہ میں آپ نے اعلان کیا تھا۔ کہ آریہ سماج میں وید کا ماہر کوئی نہیں ہے۔ تو پھر چند ہی ماہ کے اندر اندر ہماری درخواست منظور کرنے کے لئے آپ کو کہاں سے نہ صرف ویدوں کا ماہر بلکہ قرآن و احادیث کا بھی صحیح ترجمہ کرنے کی قابلیت رکھنے والا پنڈت مل گیا۔ کیونکہ اگر اس نے صحیح معنوں میں ہماری درخواست کو منظور کر لیا۔ اور انہوں بہانوں سے ورنہ ٹالا تو پہلی بات اس کی خود بخود غلط ہو کر اسے دروغگوئی کا تمغہ دیجائیگی۔ اور اگر ہمیں ویدوں کا ماہر پنڈت نہ دیا گیا۔ اور معلوم بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ نہیں دیا جائیگا۔ کیونکہ مسافر آگرہ ہم سے زیادہ اپنے گھر کو واقف ہے اور اسی لئے اس نے "تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت" کا اڑنگا ابھی سے لگا دیا ہے۔ تو ہماری درخواست منظور کرنیکی حقیقت کھل جائیگی۔ جس کا ہمیں بہت ہی افسوس ہوگا۔ بہرحال اس وقت ہمیں ان باتوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ جب مسافر آگرہ اعلان کرتا ہے۔ کہ "الفضل کی درخواست منظور" اور نہ صرف ویدوں اور شاستروں کا ماہر بلکہ قرآن اور احادیث کا بھی صحیح ترجمہ کرنیوالا پنڈت دینے کے لئے تیار ہو کر ہم بڑی خوشی سے اسے لینے پر آمادہ ہیں۔ اب رہ گیا تنخواہ کا معاملہ اس کا فیصلہ ہم نے تو اسی وقت کر دیا تھا۔ جبکہ ویدوں کے ماہر پنڈت کے بھیجے جانے کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ لکھدیا تھا۔ کہ

"چونکہ ویدوں کی تعلیم کا سکھانا آپ لوگوں کا اولین فرض ہے۔ اس لئے جہاں آپ میں سے قابل ترین ویدوں کا ماہر ہمارے ہاں بھیجنے کا انتظام کیا جائے۔ وہاں اس کی تنخواہ بھی اپنے ذمہ لیجائے"

معلوم نہیں مسافر آگرہ نے ان الفاظ پر کیوں غور نہیں کیا۔ اور کیوں یہ لکھدیا ہے کہ "الفضل کو چاہئے۔ کہ وہ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہم سے کرے"۔ کیا وہ ویدوں کی تعلیم سے ہمیں آگاہ کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتا۔ اگر سمجھتا ہے اور اسے ضرور سمجھنا چاہئے تو پھر تنخواہ کا فیصلہ کرنیکا کیا مطلب؟ ہم جب ویدوں کے پڑھنے اور ان میں درج شدہ حقائق سے مستفیض ہونے کے متمنی ہیں۔ تو اس کے لئے ہم سے تنخواہ کیسے مانگی جاتی ہے جبکہ ہم اپنا وقت، اپنا دماغ اور اپنی محنت ویدک تعلیم کے حاصل کرنے کے لئے خرچ کرنے کے لئے تیار ہیں تو جہاں مسافر آگرہ "ویدک پرچار کے لئے" اور اخراجات برداشت کرتا ہے۔ وہاں ایک ویدوں کے ماہر پنڈت کے اخراجات ہمیں ویدوں کی تعلیم سکھانے کے لئے کیوں برداشت نہیں کر سکتا کیا ہم سے اس کا معاوضہ اور تنخواہ مانگنا یہ ظاہر نہیں کرتا ہے۔ کہ ویدک پرچار کے نام سے اس نے ایک دوکان کھول رکھی ہے۔ جس سے اگر کسی کو کچھ دیتا ہے تو پہلے معاوضہ رکھا لیتا ہے۔ چونکہ ہمیں اس بات سے پہلے سے ہی آگاہی تھی۔ اس لئے ہم نے یہ بھی لکھدیا کہ

"اگر ویدوں کی تعلیم سکھانے پر نقد معاوضہ ہی لینا ہے۔ تو اس کے دینے کے لئے بھی ہم حاضر ہیں۔ مگر اتنا ہی جتنا کہ ہم دے سکتے ہیں۔ اس لئے ہم جو کچھ پیش کریں اسی کو خندہ پیشانی قبول کر لیا جائے۔ ذکر معاوضہ کی کمی بیشی کو ویدوں کی تعلیم سے ہمیں محروم رکھنے کی وجہ قرار دے لیا جائے"

ان الفاظ کے ہوتے ہوئے "مسافر آگرہ" ہم سے تنخواہ وغیرہ کا کیا فیصلہ کرانا چاہتا ہے۔ وہ مہربانی کرکے اپنے تجویز کردہ پنڈت صاحب کو بھیجدے۔ ہم اس کام کے لئے جس قدر خرچ میں گنجائش دیکھینگے کرینگے۔ اور جس قدر تنخواہ دے سکیں گے دیدیں گے۔ یہ مذہب کا معاملہ ہے۔ اس میں اول تو "مسافر آگرہ" کو تنخواہ کا سوال ہی نہیں اٹھانا چاہئے تھا۔ لیکن اب جبکہ اٹھا چکا ہے۔ تو اسے کمی بیشی کے جھگڑے میں ناقابل حل نہیں بنا دینا چاہئے۔ بلکہ فی الفور تجویز شدہ پنڈت صاحب کو یہاں بھیجدینا چاہئے۔ ہم سے جہانتک ہو سکیگا۔ ان کے آرام و آسائش کا خیال رکھینگے اور ان سے ویدک تعلیم حاصل کرینگے۔ کیا ہم امید رکھیں کہ مسافر آگرہ جلد سے جلد پنڈت صاحب مذکور کو بھیجیگا۔ اور ویدک تعلیم کے پرچار کے معاوضہ کا مقرر کرنا ہم پر چھوڑ دیگا۔ ہم جس قدر گنجائش دیکھینگے دیدیں گے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو ہم سمجھیں گے کہ صحیح معنوں میں اس نے ہماری درخواست کو منظور کر لیا ہے۔ ورنہ بقول اس کے یہی کہا جائیگا کہ آریہ سماج میں ویدوں کا ماہر ایک شخص بھی نہیں ہے۔

النظر

نماز مترجم ایک مدت سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ چھوٹے بچوں کو نماز اور اس کے متعلق ضروری مسائل سکھلانے کے لئے کوئی رسالہ مرتب کیا جائے۔ خوشی کی بات ہے کہ حال میں میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے بعض علمائے جماعت احمدیہ کی اصلاح کے بعد "نماز مترجم" کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں نماز سے تعلق رکھنے والی ہر ایک بات کو مختصراً بیان کر دیا ہے۔ امید ہے یہ رسالہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ ڈیڑھ آنہ قیمت پر مذکورہ بالا پتہ سے مل سکتا ہے

اشتہارات

کتاب "کشتی نوح" دوبارہ چھپ گئی

کچھ عرصہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف فرمودہ کتاب کشتی نوح ختم ہو چکی تھی۔ لیکن چونکہ اس میں حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو ایسی تعلیم دی ہے جس پر عمل کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ اس لئے باوجود کاغذ وغیرہ کی گرانی اور مشکلات کے حال ہی میں اس کا دوسرا ایڈیشن اعلیٰ درجہ کے سفید کاغذ پر شائع ہوا ہے۔ جو ۵ر قیمت پر قادیان کے کتب فروشوں سے مل سکتا ہے جن احباب کے پاس نہ ہو بہت جلدی منگوالیں تاکہ تیسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔

ضرورت ملازمین

ایک لائق باورچی ایک مددگار باورچی۔ ایک مددگار نان پز اور ایک سقہ کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بہت جلد بیت المال قادیان میں پہنچ جائیں۔ تنخواہ حسب لیاقت باورچی کو گیارہ روپے تک مددگار باورچی اور مددگار نان پز کو چھ چھ روپے تک اور سقہ کو پانچ روپے تک اور بعض صورتوں میں سات روپے تک دیجائیگی کھانا سب کو ساتھ دیا جائیگا۔ احمدی امیدواران کو ترجیح دیجائیگی۔

محمد اسمعیل احمدی افسر صیغہ بیت المال قادیان

ایم فضل کریم عبدالکریم کارخانہ مشین سیویاں قادیان پنجاب

کی

نئی ایجاد سیدہ کی سیویاں بنانے کی مشین کی یک نابالغ بچہ چلا سکتا ہے۔ اور ایک گھنٹہ میں پانچ سیر ایسا بنا سکتی ہے۔ یہ مشین نہایت مختصر اور مضبوط قیمت ۵ روپے محصول ۹ر ایک درجن کے خریدار کو ایک مشین مفت

"ملفوظات نور" بھی شائع ہو گیا

یہ وہ دُرّ بے بہا و لعل بے بدل ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ اولؓ کی زبان مبارک سے نکلتے رہے اور اخبار البدر میں چھپتے رہے۔ خاکسار نے ان کو ایک جگہ جمع کر کے شائع کیا ہے۔ قیمت ۵ر محصول ڈاک ایک سے پانچ تک ۱ر ملنے کا پتہ شیخ رحیم بخش احمدی منیجر الدین بک ایجنسی امرتسر

جدید کتب و رسالجات سلسلہ

پیغام امام - حضرت مسیح موعود کی وہ تقریر جو ۱۹۰۵ء میں لدھیانہ میں ہوئی چھپ گئی ہے قیمت ۳ر

موجودہ مصائب کے متعلق پیشگوئی ٹریکٹ فی سینکڑہ ڈیڑھ روپیہ (عہ)

موجودہ زمانہ کا امام - مولفہ مکرم سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب۔ چونکہ اس کی اماد میں سیٹھ صاحب موصوف نے ایک معقول رقم عنایت فرمائی ہے۔ اس لئے بغرض تقسیم ۲ر فی رسالہ ادا میں قیمت ۳ر ہے۔

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے پر پانچ زبردست دلائل جو لسان مرشد مکرمی سید محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل مصنف موصوف کی قابلیت مسلمہ ہے۔ یہ ایک نہایت ہی مفید ٹریکٹ حال میں چھپوایا گیا ہے۔ قیمت دو پائی۔

ذکر الٰہی ۱ر تصدیق المسیح ۱ر النبوۃ فی القرآن ۲ر ملفوظات احمدیہ لاالٰہ الااللہ ۲ر لیکچر سیالکوٹ ۲ر آخری لیکچر ۱ر دافع البلاء ۱ر درمکنون عہ علاوہ ازیں ہر قسم کی کتب ہم سے طلب کریں

خاکسار محمد فخرالدین احمدی ملتانی منیجر احمدیہ بک ایجنسی قادیان

علامہ راشد صاحب کی زنانہ تصانیف پڑھیئے

"شام زندگی"

جو پانچویں مرتبہ چھپ چکی ہے جس کی عمدگی کے دیباچے ہی اخبارات نے لکھے ہیں۔ اور خواجہ حسن نظامی صاحب اور مولوی ظفر علیخانصاحب نے عمدگی کے مضمون لکھے ہیں اس کا ایک ایک فقرہ نیرو نشتر کا کام دے اور کام کا نہ معلوم ہو تو قیمت واپس لگا لیجیے۔ دہلی کی خاص بیگمات کی پر لطف زبان لکھی ہے۔ اور معاشرت کا فوٹو آ جاتا ہے۔ اس میں ایک خاتون کی شادی کو لیکر موت تک کا کل ذکر ہے قیمت فی جلد عہ اکبر ۱۲ر

"صبح زندگی"

یہ شام زندگی کا پہلا حصہ ہے۔ اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ایک لڑکی کی پیدائش سے لیکر شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنی چاہیے۔ یہ آپ کی بیٹیوں کی اتالیق ہوگی انمول تحفہ ہے فی جلد ۱ کبیر ۱۲ر ۸ر

"سات روحوں کے اعمالنامے"

یہ دوسری مرتبہ چھپا ہے۔ عالم ارواح کی سیر گویا ہر ایک پردہ موت کو ہٹا کر پھر دیکھنا ہو تو یہ کتاب منگایئے یہ بھی راشد صاحب کی تصنیف ہے اور بھی قصے ہیں فی جلد ۱ر

"تمیزدار دلہن"

اس میں درحقیقی بہنوں نے تعلقات زن و شوہر پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس میں یہ بتلایا ہے۔ کہ شوہر کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ فی جلد ۲ر

"شکیلہ بیگم"

اس میں دکھایا گیا ہے کہ ایک کم عمر لڑکی نے خوشحال خاوند کو دولتمند نے کس طرح کفایت شعار بنایا فی جلد ۱۰ر

پتہ

منیجر عشرت کمپنی فراشخانہ دہلی سو سنگابیچ

پری جمال صابون

جس کو شریف بیگمات نے خاص طور پر پسند فرمایا ہے۔ یہ صابن لطیف اور خوشبوؤں سے تیار کیا جاتا ہے۔ خوبصورتی پیدا کرنے میں لاجواب ہے چہرے کے داغ دھبے کہاسے چند روز میں کھو دیتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیاں ۱۰ر صابن والی ایک روپیہ

پری بہار ہیر آئیل

یہ تیل اپنی بھینی بھینی مست خوشبو میں لاجواب ہے۔ بالوں کو لمبا اور ملائم کرتا ہے۔ فی شیشی دس تولہ ۱۲ر

پتہ

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نور تن دہلی

ہنگامہ یورپ

کئی مقامات پر قبضہ لنڈن ۲۵ اگست

برطانی حملہ جاری ہے۔ دوپہر۔ برطانیہ کی کمانڈر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ دریائے سوم کے شمال میں ہمارا حملہ جاری ہے۔ البرٹ سے باپوم کو جانیوالی سڑک پر ہم [...] کے مضافات پر قابض ہیں۔ ہم نے [...] کورٹ پر قبضہ کر لیا ہے۔ باپوم کے شمال میں ہم نے دو مقامات پر قبضہ کر لیا۔ تیسری اور چوتھی فوج نے ۲۱۔ اگست کے بعد میدان جنگ میں جو قیدی گرفتار کئے ہیں۔ ان کی تعداد ۱۱ ہزار سے متجاوز ہو گئی ہے۔

ترقی کی رفتار میں سستی۔ لنڈن ۲۶۔ اگست رائٹر کا نامہ نگار برطانی ہیڈکوارٹر سے لکھتا ہے۔ کہ دریائے سوم کے محاذ پر پیش قدمی کی رفتار میں اس وجہ سے سستی واقع ہونے لگی ہے۔ کہ غنیم بالخصوص باپوم کی طرف ہٹتے ہوئے [...] مزاحمت کر رہا ہے۔ یہاں اور دیگر حصے بڑے مورچوں پر غنیم نہایت شدت سے جوابی حملے کر رہا ہے۔ خراب موسم اور شدید بارانی طوفان کی وجہ سے بھی ہماری ترقی کی رفتار سست پڑ رہی ہے۔ [...] اس قدر سرعت سے کیچڑ اور جوہڑوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

باپوم کا محاصرہ لنڈن ۲۹۔ اگست دس بجے شب آج شام کی تازہ ترین خبر مظہر ہے۔ کہ ترقی برابر جاری ہے۔ باپوم کے جنوب کیجانب شمال کی بہ نسبت جہاں سختی سے مزاحمت کی جا رہی ہے۔ زیادہ غیر معین ہے۔ یہ امر معنی خیز ہے۔ کہ سنہ ۱۹۱۶ء کی جنگ سوم کی چار ماہہ میعاد میں ہم ۴۴ مربع میل پر قابض ہوئے تھے حالانکہ اب ۲۱۔ اگست سے ۲۷۔ اگست تک ہم نے ۱۹۰ مربع میل زمین لے لی ہے۔

غنیم کے جوابی حملوں کی ناکامی [...] سوم کے جنوب کی طرف گذشتہ ۲۴ گھنٹے کے اندر نقل و حرکت محدود رہی ہے۔ مگر بالخصوص جرمنوں کی طرف سے شدید سرگرمی عمل میں آئی ہے۔ اور وہ متعدد جوابی حملوں میں ناکام رہے ہیں۔ اور جہاں ہم عزم بالجزم کے ساتھ ترقی کر رہے ہیں۔ وہاں وہ ہماری پیشقدمی نہیں روک سکتے۔

برطانوی نقصانات لنڈن ۲۴۔ اگست مستند طور پر اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۲۱ اور ۲۵ اگست کے مابین برطانیہ کی تیسری اور چوتھی افواج کا ساڑھے ۲۳ ہزار نقصان ہوا ہے۔

فرسنائے اور سینٹ مارڈ پر قبضہ۔ لنڈن ۲۱۔ اگست ایک بجے شب۔ شب گذشتہ کی فرانسیسی رپورٹ مظہر ہے کہ دریائے ایورے کے دونوں جانب ہم نے دو مقامی معرکوں میں فرسنائے یلرائے اور سینٹ مارڈ پر غنیم کی سرگرم مقاومت کے باوجود قبضہ کر لیا اور سولہ سے زیادہ قیدی گرفتار کئے۔

شاہ حجاز کی وفات۔ لنڈن ۲۴۔ اگست ایسٹرام کورئیر گزٹ نے قسطنطنیہ سے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ شاہ حجاز کا انتقال ہو گیا ہے۔

ترکوں کے ہاتھ سے جیلوؤں کو شکست لنڈن ۲۲ اگست گذشتہ ہفتہ میں قفقاز کی جنگی حالت میں صرف اس قدر تغیر ہوا ہے۔ کہ جھیل اُرمیہ کے مغربی علاقے میں جیلوؤں نے ترکوں کے ہاتھوں سے شکست کھائی ہے۔ جن کے باعث جیلوؤں کی آبادی قتل عام کے خوف سے اس علاقے سے تمام وکمال چلی گئی ہے۔

ہندوستان کی خبریں

ہندوستان کی ٹکسالوں کی کارگذاری ۳۱۔ جولائی تک ہندوستان کی ٹکسالوں نے آٹھ کروڑ روپے ڈھالے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں دس کروڑ کی قیمت کی غیر مسکوک چاندی بھی موجود ہے۔

قحط زدگان دکن کیلئے چندہ۔ اعلیحضرت نظام دکن نے ریاست میں اس زمانہ قحط میں معذورین کو مفت غلہ تقسیم کرنے کی غرض سے ایک لاکھ روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔

مولوی عبدالحلیم شرر کی واپسی۔ ہمعصر مشیر دکن راوی ہے۔ کہ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر کو بھی اپنے وطن جانیکا حکم ہوا ہے۔

مسٹر آصف علی کے مقدمہ کا فیصلہ ۲۲۔ اگست کو [...] ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے مسٹر آصف علی اور پنڈت نیکی رام شرما کے مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔ عدالت نے ان دونوں کو مجرم نہیں پایا۔ اور رہا کر دیا۔

ساورن مضروب ہونے لگے گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ بمبئی میں شاہی دارالضرب کی جو شاخ قائم کی گئی ہے اس نے ۱۵۔ اگست حال سے ساورن کا سکہ مضروب کرنا شروع کر دیا ہے۔

ساورن اور مہر کے سکے گورنمنٹ ہند نے زیر قواعد تحفظ ہند اس مضمون کا حکم صادر کیا ہے کہ کسی سرکاری سکہ کی جس میں ساورن اور طلائی مہر بھی شامل ہیں اصل قیمت سے زیادہ کا سودا نہ کیا جائے۔ اور ساورن کی قیمت پندرہ روپیہ مقرر کی ہے۔ اس لئے اصل قیمت سے زیادہ لین دین کے سودے آئندہ خلاف قانون سمجھے جائیں گے۔ اور فریقین کو قانون کی خلاف ورزی پر مقررہ سزا بھگتنی پڑیگی۔

ظفر علی خاں اپنے وطن میں گذشتہ شنبہ کو ظفر علی خاں حیدرآباد سے رخصت کئے جانے پر کرم آباد پہنچے۔

ایک روپیہ کا نوٹ نہ لینے پر مقدمہ [illegible] کے ایک شخص مسمی [illegible] پر اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا ہے کہ اس نے لکڑی کی قیمت میں ایک روپیہ کا نوٹ لینے سے انکار کر دیا۔

ضلع جہلم میں قتل کی وارداتیں گذشتہ دو ہفتوں میں ضلع جہلم میں سات واردات قتل کی ہوئیں جن میں سے ایک کے سوا باقی قتل عورتوں کے اغوا یا آشنائی کی وجہ سے ہوئے۔

آبزرور کی ضمانت ضبط اس اخبار کی ۱۰۔ اگست کی اشاعت میں "پنجاب ہائیکورٹ کی ججی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کی بنا پر مقامی گورنمنٹ نے اخبار کی داخل کردہ ضمانت اور ۱۰۔ اگست سنہ ۱۹۱۸ء کے پرچہ کی تمام کاپیاں جہاں کہیں بھی دستیاب ہوں بحق مالک معظم قابل ضبطی قرار دیجا چکی ہیں۔

آریہ سماج مندر دھولپور کا فیصلہ۔ دھولپور میں آریہ سماج مندر کے متعلق جو جھگڑا ہو رہا تھا۔ اب اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ مہاراجہ صاحب نے آریہ سماج مندر کے لئے زمین مفت دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ متنازعہ فیہ کنڈ کے گرد ایک

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا۔

فہرست مضامین اخبار الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی (بلانوی)

جلد ۵- از ابتدائی جولائی سنہ ۱۹۱۷ء لغایت جون سنہ ۱۹۱۸ء

الف

س

ش

ص

ط

ظ

ع

غ

ف

ن

و

ھ

ی

خطبات

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن پرنٹر پبلشر ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کے لئے شائع ہوا